© rasailojaraid.com

ضبط : مولانا عبدالقیوم حقانی

نظام اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

ٹڈی کے اقسام، قرآن و حدیث میں ان کا تذکرہ و احکام، جلالہ حیوان کے گوشت اور دودھ کے استعمال کا شرعی حکم

باب ماجاء فی اکل الجراد

عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ انہ سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات نأکل الجراد۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا کہ آیا وہ حلال ہے یا حرام؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوے کئے ہیں ہم ان غزوں میں ٹڈی کھاتے تھے باب کی دوسری روایت میں سات غزووں کا ذکر آیا ہے اور بعض میں مطلق غزوات کا۔

ٹڈی کھانے کا شرعی حکم

اس باب کی غرض انعقاد الجراد یعنی ٹڈی کے کھانے کا جواز بیان کرنا ہے واحد کے لیے جرادۃ استعمال ہوتا ہے جرادۃ کا اطلاق مونث اور مذکر دونوں پر ہوتا ہے اس میں تا تانیث کے لیے نہیں بلکہ وحدت کی ہے جس طرح نملۃ اور حمامۃ کا استعمال ہوتا ہے بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جرد سے مشتق ہے جرد کے معنی روشن ہونے چمکدار اور بوسیدہ و بیکار کے بھی آتے ہیں تاہم اصطلاح میں مادہ ٹڈی جب کالے رنگ کی ہو جائے تو اس وقت اس پر جرادۃ کا اطلاق ہوگا ورنہ جب یہ پیدا ہوتی ہے تو اس کا نام الدبی ہوتا ہے جب کچھ بڑی ہو جاتی ہے اور پر نکل آتے ہیں تو اس کو غوغا کہتے ہیں۔

ٹڈیوں کے اقسام

ٹڈی کی بھی دسیوں اور بیسیوں اقسام ہیں مگر دو اس میں زیادہ مشہور ہیں بری ٹڈی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحری ٹڈی۔ بحیران کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں بڑی بھی ہوتی ہیں اور چھوٹی بھی سرخ رنگ والی بھی ہوتی ہیں بعض کا رنگ زرد ہوتا ہے اور بعض سفید رنگ والی ہوتی ہیں۔

باب ہذا میں بیان صرف بری ٹڈی کا کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں ٹڈیوں کی ایک مثال

قرآن مجید میں بھی روز محشر میں انسان کے اٹھنے یا اٹھائے جانے کو جرادٌ یعنی ٹڈیوں سے تشبیہ دی گئی ہے قیامت کے روز جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور لوگ ابتلاء و مصیبت اور پریشانی و وحشت کی وجہ سے ہر طرف پھیل جائیں گے اس حالت کا قرآن مجید نے یوں نقشہ بیان فرمایا ہے یخرجون من الاجداث کانہم جرادٌ منتشر یعنی جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے الجراد یعنی ٹڈیوں کا لشکر ہے جو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

ٹڈیوں کی منظم زندگی

ٹڈی ان پرندوں میں سے ہے جو ایک ساتھ پرواز کرتے ہیں ان کا اپنا نظام اور اپنی ڈسپلن ہوتی ہے ایک منظم لشکر کی طرح ایک ساتھ پرواز کرتی ہیں سب اپنے آقا یا امیر لشکر کی مطیع و فرمانبردار ہوتی ہیں جب امیر پرواز کرتا ہے تو یہ سب محو پرواز ہوتی ہیں امیر قیام کرے تو سب اتر جاتی ہیں۔

ٹڈیوں کا لعاب نباتات کے لیے زہر اور سم قاتل ہے جب وہ کسی پودے پر پڑ جائے تو وہ خشک ہو جاتا ہے یہ جس کھیت میں پہنچتی ہیں اس کو تباہ کر دیتی ہیں۔

احادیث میں ٹڈیوں کا ذکر

ایک حدیث میں ٹڈیوں کو اکثر جنود اللہ یعنی پرندوں میں سب سے بڑا لشکر قرار دیا گیا ہے یہ لشکر اس لیے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت سے ناراض ہوتے ہیں اور غضب ہوتا ہے تو ان پر ٹڈیوں کے لشکر کے لشکر بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اس قوم کے کھیتوں، فصلوں، میووں اور اناج کو کھا جائیں جس سے ان میں قحط پھیل جاتا ہے سابقہ زمانوں میں جب ٹڈیوں نے فصلوں اور اناج کو چاٹ کر تباہی مچائی تو وہاں ایسا قحط آیا کہ انسان انسان کو کھانے لگا امام نووی رحہ نے جراد کے کھانے کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے

احادیث میں بھی مختلف حیثیتوں سے ٹڈیوں کا ذکر ملتا ہے مثلاً بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے آپ پر حق تعالیٰ نے سونے کی ٹڈی کی بارش فرمائی آپؑ ان کو اپنے دامن میں سمیٹنے لگے تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا ہم نے تم کو ان سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! لیکن برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں علامہ دمیری نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے کہ حق تعالےٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے ایک ہزار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے جن میں سے چھ سو دریا میں رہتی ہیں اور چار سو خشکی میں، جب حق تعالیٰ مخلوق کو فنا کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو سب سے پہلے ٹڈیاں فنا کی جائیں گی پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے دیگر مخلوقات، امام دمیری نے ابن میبرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اکثر ٹڈی کا گوشت اور پھلوں کا گودہ استعمال فرمایا کرتے تھے اور اپنے آپ سے خطاب کرکے فرماتے کہ اے یحییٰ! تو کس قدر خوش نصیب ہے کہ تو اکثر ٹڈی کا گوشت اور پھلوں کا گودا کھاتا ہے۔

ایک دلچسپ لطیفہ امام اصمعیؒ کی روایت ہے کہ جب وہ ایک دیہات میں پہنچے تو دیکھا کہ کسان گیہوں کی کاشت کر رہا ہے اور گیہوں کی بالیں ہوا میں لہرا رہی ہیں اچانک ٹڈی دل آیا تو یہ شخص ٹڈی کے آنے کی وجہ سے کافی پریشان ہوگیا اور جب اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرے تو اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کر دیئے۔

مرّ الجراد علی زرعی فقلت لہ — لا تاکلن ولا تشتغل بافساد

فقام منھم خطیب فوق سنبلۃ — انا علی سفر لا بد من زاد

ٹڈیاں میرے کھیتوں میں آئیں تو میں ان سے کہنے لگا کہ ان کو مت کھاؤ! اور میرے لیے فساد و بربادی نہ پیدا کرو تو ایک خوشہ پر بیٹھے ہوئے ان کے خطیب نے جواباً کہا ہم سفر میں ہیں اور سفر میں توشہ ضروری ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جسے حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے۔

اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ اَلْکَبِدُ وَالطِّحَالُ۔ (احمد ابن ماجہ دارقطنی)	ہمارے لیے دو بغیر ذبح کے مری ہوئی چیزیں اور دو خون حلال ہیں بغیر ذبح کے مری ہوئی دو چیزیں مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (کہ یہ دونوں اصل میں بستہ خون ہیں نہ کہ گوشت۔

ے ہوئے جانور جو شرعی طریقہ سے ذبح نہ ہوں تب بھی وہ امت کے لیے حلال ہیں ایک السمک یعنی مچھلی جو شرعی جوان ے دوسرا الجراد یعنی ٹڈی جو ذبح کئے بغیر مسلمان کھا سکتے ہیں اس پر تمام ائمہ مسالک کا اتفاق ہے کہ ٹڈی حلال ہے ن کا گوشت مباح ہے اور اس کا کھانا جائز ہے خواہ وہ خود مرگئی ہو یا اس کو ذبح کیا گیا ہو یا شکار کے ذریعہ ری ہو اور شکار بھی عام ہے کسی مسلمان نے کیا ہو یا غیر مسلم نے اور نہ خواہ اس سے کچھ کاٹا جائے یا نہیں، وہ ہر حال ملال ہے البتہ امام احمد بن حنبل کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر ٹھنڈک کی شدت سے وہ ہلاک ہوئی ہے تو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اور امام مالکؒ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ٹڈی کے سر کو جدا کر دیا گیا تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضورؐ سے ٹڈی کھانا ثابت نہیں

اب یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی دسترخوان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھائی ہوں البتہ یہ ثابت ہے کہ آپؐ کے قافلہ جہاد میں جانے والے رفقا ٹڈیاں کھاتے تھے اور یہ بات آپؐ کے علم میں تھی البتہ ایک روایت میں معیت کی تصریح ہے کہ حضورؐ نے ہمارے ساتھ کھائے یا ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائے تھے کنا نا کل معه الجراد (متفق علیہ) مگر یہ لفظ معه نہ تو مسلم کی اصل روایت میں ہے اور نہ جامع ترمذی میں، بلکہ اس حدیث کو جن جن محدثین نے نقل کیا ہے ان میں سے اکثر کی روایت اس لفظ سے خالی ہے تاہم جن محدثین نے اپنی روایات میں یہ لفظ "معه" نقل کیا ہے وہ بھی مراد اس کی یہ لیتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ہمراہ رہتے ہوئے ٹڈی کھاتے تھے اور آپؐ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اور حضورؐ ساتھ ٹڈی کھاتے تھے شارحین حدیث نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تاویل اگرچہ حدیث میں منقول الفاظ کے ظاہری مفہوم کے خلاف ہے مگر یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ قطعاً ثابت ہے کہ حضورؐ نے ٹڈی نہیں کھائی ہے بلکہ ایک روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا اٰکله ولا احرمه (ابوداؤد) (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے (کھانے اور اس کی حقیقت) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا ٹڈیاں پرندوں میں سب سے بڑا لشکر ہے نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ شرعاً اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ائمہ متبوعین کہتے ہیں کہ باب کی اس روایت سے تقریراً گویا ٹڈی کا کھانا ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ ثبوت قولاً اور فعلاً نہیں غزوت حال کوئی مصاحبات غزوات نا کل الجراد جب کچھ نہ ملتا تو ہم ٹڈی بھی کھاتے تھے۔

بعض الفاظ حدیث کی تشریح

هکذا روی سفیان یعنی سفیان بن عیینہ بھی یعفور سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں اس جانب اشارہ ہے کہ اس سے قبل جو سند میں سفیان کا ذکر آیا ہے وہ سفیان ثوری ہے سفیان بن عیینہ نہیں ہے سفیان ثوری کی روایت میں ست (چھ) غزوات کا ذکر ہے اور سفیان بن عیینہ کی روایت میں سبع (سات) غزوات کا ذکر آیا ہے۔

ایک اشکال اور اس کا حل

سبع غزوات: اشکال پہلی روایت میں چھ اور اس روایت میں سات غزوات کا ذکر ہے جو بظاہر تعارض یا تناقض ہے جواب ظاہر ہے کہ رواۃ کا مقصد عدد کی تنصیص اور تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے کیونکہ تیسری روایت حضرت شعبہ کی ہے جس میں مطلقاً غزوات کا لفظ آیا ہے۔

نیز تنصیص بالعدد سے نفی ما عدا لازم نہیں آتی۔ لہٰذا جس روایت میں چھ کا ذکر ہے اس سے سات کی نفی اور جس میں سات کا ذکر ہے اس سے چھ کی نفی لازم نہیں آتی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) بعض حضرات نے یہ توجیہ بھی کی ہے کہ بڑے غزوات کی تعداد چھ تھی اور ساتواں گویا سریہ تھا دوسری روایت میں اس کو گنا گیا تو سات کی تعداد بتائی گئی پہلی روایت میں اس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تو چھ بتائی۔

باب ماجاء فی اکل لحوم الجلالۃ والبانہا

عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا عن ابن عباس رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المجثمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب من فی السقاء

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینگنی گوبر وغیرہ نجاست کھانے والے جانوروں کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جانور سے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور مینگنی گوبر وغیرہ نجاست کھانے والا جانور کا دودھ پینے سے اور مشک سے منہ لگاکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

جلالہ کا لغوی معنی اور توضیح جلالۃ جلت سے ہے جلہ (بعرۃ) مینگنی کو کہتے ہیں اس کو عذرہ بھی کہتے ہیں اگر مطلق بولا جائے بکری اور اونٹ کے گوبر پر اس کا اطلاق آتا ہے تاہم محدثین نے اس میں فرق بھی کیا ہے عذرہ انسان کے بعیر، بعر، بعیر (اونٹ کے گوبر کو کہتے ہیں بہرحال یہ مختلف قسم کے قاذورات (جلہ، بعرہ، عذرہ، قاذورہ) کے نام ہیں ابن حزم کہتے ہیں کہ جلالہ صرف چوپاؤں کے گوبر کے ساتھ خاص ہے مگر صحیح اور معروف یہ ہے کہ اس میں تعمیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے اگر حیوان کا اکثر چارہ نجاست ہو تو وہ جلالہ ہے اور اگر چارے کا اکثر حصہ طاہر ہے وہ حیوان جلالہ کے حکم میں نہیں آتا امام نووی نے اسی کی تصحیح کی ہے مگر ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ کسی حیوان پر جلالہ کا حکم کثرت اور قلت چارہ کی بنا پہ نہیں لگایا جائے گا بلکہ رائحہ یعنی بو کا اعتبار کریں گے اگر اس کے گوشت سے پکائے جانے والے سالن، گوشت اور رنگ میں تغیر آجاتا ہے اور اس سے بدبو جاتی ہے تو وہ جلالہ ہے ورنہ نہیں۔

جلالہ کے مصداق میں تعمیم ہے بہرحال الجلالۃ اس حیوان کو کہتے ہیں الذی یاکل الجلۃ جو گندگی کھاتا ہے جلالۃ میں "تا" تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہے کہ گائے بکری یا اونٹنی ہو تو کہا جاتا ہے ابل جلالۃ، بقر جلالۃ لفظ واحد جمع پر بھی دلالت کرتا ہے وسواء فی الجلالۃ البقر والغنم والابل وغیرھا کالدجاج۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس طرح علامۃ میں تائے مبالغہ ہے اگر مرد ہو تو کہتے ہیں رجل علامۃ اور عورت ہو تو کہتے ہیں امرأۃ علامۃ جیسے عربی میں کہتے ہیں الداہیۃ الکبیر، یہاں پر تائے تانیث نہیں بلکہ مبالغہ کی تا ہے، یہاں بھی الجلالۃ سے مراد وہ حیوان ہے جو زیادہ تر کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں، قاذورات اور گندگی ونجاسات میں منہ مارتا پھرے خواہ وہ مرغی ہو گائے بھینس ہو بکری اونٹنی ہو سب ہو سکتے ہیں۔

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا (یعنی ان کے گوشت اور دودھ کا حکم ایک جیسا ہے ایسا حیوان جلالۃ کا مصداق تب بنے گا جب اس کے پسینے سے بھی بو آئے اور دودھ سے بھی تو ایسے حیوان کے گوشت کا جو جلالہ کا مصداق ہو کھانا اور اس کا دودھ پینا جائز ہے یا نہیں

حرمت کی دو قسمیں مگر یاد رہے یہ احکام اس حیوان کے بارے میں ہیں جو ذاتاً یعنی فی نفسہ تو حلال ہیں مگر لغیرہ ان کا حکم بدل جاتا ہے حرمت کی دو قسمیں ہیں ایک محرم لذاتہ اور دوسرا محرم لغیرہ، خنزیر، کتا وغیرہ محرم لذاتہ ہیں ان میں اخلاقی برائیاں، بہیمیت اور درندگی اور خلقتاً ایسے مفسدات ومضرات ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی حرمت کا حکم دے دیا ہے وہ دھونے اور صاف کرنے سے بھی حلال نہیں ہوتے۔ ایک حیوان ایسا ہے کہ فی نفسہ حلال ہے پاک ہے جلالہ بھی نہیں گندگی بھی نہیں کھاتا بدبو بھی نہیں ہے مگر پھر بھی اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ وہ مملوک الغیر ہے کہ محرم لعارض ہے

اسی طرح جلالہ کا حکم ہے کہ حرمت اس میں ذاتی نہیں ہے بلکہ عارض کی وجہ سے ہے اس نے گندگی کھائی ہے نجاست پر پھرتا رہا اس کے وجود، اس کے جسم کے رگ وریشہ میں گندگی سرایت کر گئی ہے اسی سے غذا بنتی ہے لہٰذا اس کا کھانا بھی اس وقت تک ممنوع ہے جب تک کہ ماکولہ یعنی کھائی گئی نجاست کے اثرات باقی ہیں تو یہ حرمت لغیرہ ہے اس جانب اشارہ ہے کہ اس کی تطہیر کے طریقے اختیار کر لو۔

جلالہ حیوان کے دودھ اور گوشت کا حکم لہٰذا ایسے حیوان کے گوشت کو کھانے کے قابل بنانے اور اس کے گوشت کو استعمال میں لانے کے لیے وہ تمام تدبیریں اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جس سے نجاست کے اثرات زائل ہوتے ہیں۔

بیان مذاہب جلالہ کے گوشت کھانے میں ائمہ نے اختلاف کیا ہے امام شافعی احمد بن حنبل اور اصحاب الرائے نے اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے یہ حضرات کہتے ہیں کہ جلالہ حیوان کو نجاسات اور گندگیوں کے اثرات سے پاک کرنے کے لیے چند یوم محبوس کیا جائے اسی دوران اسے پاک چارہ کھلایا جائے ستھرا پانی پلایا جائے جب اس کا گوشت پاک ہو جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اس کے کھانے میں کوئی قباحت اور کراہت نہیں ہے تاہم بہتر ہے کہ اسے پکانے سے قبل ایک مرتبہ دھو لیا جائے۔

امام حسن بصری کی رائے تھی کہ جلالہ کا گوشت پاک ہے وہ لحوم جلالہ (گوشت) کے کھانے میں کراہت کا حکم نہیں دیتے تھے۔

بہرحال جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جلالہ حیوان کے گوشت اور دودھ کو کھانے کے قابل بنانے کے لیے کچھ مدت کے لیے گندگی اور نجاست سے علیحدہ کر دیا جائے ابن رسلان شرح السنہ میں فرماتے ہیں لیس للحبس مدة مقدرة یعنی جلالہ حیوان کو محبوس کرنے اور نجاست کے کھانے سے بچائے رکھنے کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔

مگر اکثر فقہاء کی رائے یہی ہے کہ جلالہ حیوان کو محبوس کیا جائے اور اس کے لیے زمانہ بھی مقرر ہے۔

مثلاً مرغی کے بارے میں تو صاحبین فرماتے ہیں کہ اس کو تین روز کے لیے بند کر لو تاکہ غلاظتوں اور نجاسات کے کھانے سے اجتناب ہو اس کے بعد اسے ذبح کیا جائے۔ بکری ہے تو سات روز تک اور گائے اور اونٹ کو چالیس روز تک گندگی اور نجاست کے کھانے سے بچایا جائے باندھا جائے اور اس کو پاک اور ستھری غذائیں اور طاہر چارہ مہیا کیا جائے۔

رائے متبلا بہ کی معتبر ہے

امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جلالہ حیوان کی تطہیر میں بھی مبتلی بہ کی رائے معتبر ہے جب مبتلی بہ کی تسلی ہو گئی کہ یہ چیز اتنے روز تک بندش سے پاک ہو گئی تو اس کے لیے اس کے گوشت اور دودھ کے استعمال میں کراہت باقی نہیں رہی۔

موجودہ دور میں اس کے جدید طریقے بھی آئے ہیں جلاب دیا جاتا ہے ٹیکے لگائے جاتے ہیں نیز اور زود اثر ادویات کھلائی جاتی ہیں معدہ کے صفائی کا انتظام کیا جاتا ہے یہ سب طریقے درست ہیں جب مبتلی بہ کو اس سے اطمینان حاصل ہو جائے تو اسکی کراہت کا حکم باقی نہیں رہتا۔

ابوداؤد کی ایک روایت میں تو یہ بھی آیا ہے کہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالة فی الابل ان یرکب علیھا او یشرب من البانھا اس نہی کی علت شارحین حدیث نے یہ بیان کی ہے کہ سواری کی صورت میں اسے پسینہ آئے گا جو لامحالہ کپڑوں کی تلویث کا باعث بنے گا البتہ جب حبس کی صورت میں تطہیر ہو جائے تو رکوب یعنی سوار ہو جانا بھی مکروہ نہیں ہے۔

مشکیزے گھڑے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کا حکم

وعن الشرب من فی السقاء، مشکیزہ کے منہ پر منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی حکم ٹلکے لوٹے کا بھی ہے گھڑے کا بھی اور صراحی کا بھی ہے اس سے اگرچہ پانی نجس نہیں ہوتا مگر دوسرے لوگوں کی طبیعت میں کراہت آتی ہے اور اگر پینے والے کا منہ پیلا ہے آلودہ ہے بیمار ہے بدبودار ہے تو پھر تو بطریق اولی اجتناب چاہیئے آج کل تو پان کھایا جاتا ہے سیگریٹ پیئے جاتے ہیں نسوار منہ میں رکھی جاتی ہے تو لامحالہ یہ چیزیں مشکیزہ کے منہ کو بھی متاثر کریں گی، ملوث اور بدبودار کردیں گے دوسرا اگر اس سے پانی برتن میں بھی لے گا تب بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں گے اور یہ ایذاء مسلم ہے جو شرعاً حرام ہے۔

دوسرا یہ احتمال بھی ہے کہ مشکیزہ یا گھڑا یا صراحی، وہ تو ایک بڑی چیز ہے اس میں ہوسکتا ہے کہ غفلت سے اس کا منہ نہ ڈھکا گیا ہو اور کوئی موذی حیوان گھس گیا ہو، سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ اور وہ منہ لگا کر پینے والے کو نقصان دے دیں شریعت کے اس حکم میں پینے والے کا بھی فائدہ ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی فائدہ ہے۔

باقی وہی مجثمہ حیوان کی بات اور اس کا شرعی حکم اور تفصیلی بحث، تو وہ گذشتہ باب میں تفصیل سے عرض کردی تھی یہاں تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔

معروف سکالر حضرت مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم کی آخری تصنیف

حقانی کتابیں

حقانی تصنیفات و تالیفات پر علمی و ادبی جائزہ مطالعہ و تعارف، تجزیہ و تبصرہ تنقید و تحقیق فکری استقلال کی دعوت، اسلامی انقلاب کی منفرد آواز، فکر و عمل کے نئے زاویے اور بہترین علمی افادات کے بعض مخفی گوشوں کا اظہار ——

ایک دیدہ ور کی نظر، ایک ادیب کا بیان اور ایک مورخ کی زبان الغرض علمی ادبی تاریخی درسی تبلیغی اور تحقیقی ذوق رکھنے والے احباب کے لیے ایک انمول سوغات

عمدہ کتابت، شاندار طباعت قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۵۴ روپے ادنیٰ ایڈیشن ۲۵ روپے

ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سرحد

© rasailojaraid.com